افواج کے بغیر قبضہ:کیسے چھ عرب ریاستوں نے اپنی عسکری چابیاں واشنگٹن اور تل ابیب کے حوالے کر دیں

(ترجمہ)

الوعی میگزین شمارہ نمبر 471

انتیسواں سال، جمادی الثانی 1447ھ بمطابق اکتوبر 2025 عیسوی

یہ مضمون واشنگٹن پوسٹ میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ پر مبنی تجزیہ ہے، جس کا مرکزی موضوع ہے: حکومتی سطح پر پُل: غزہ جنگ کے دوران چھ عرب ریاستوں نے صہیونی وجود کے ساتھ کس طرح تعاون کیا؟

خونریزی اور میڈیا کی وقفے وقفے سے خاموشی کے درمیان، واشنگٹن پوسٹ اور آئی سی آئی جے (ICIJ) کی مشترکہ تحقیقاتی رپورٹ نے دنیا کے سامنے ایک خفیہ فوجی اور سیکورٹی تعاون نیٹ ورک کا انکشاف کیا جو 'اسرائیل' اور چھ عرب ریاستوں کو ،ان عرب ریاستوں کی جانب سے غزہ پر ہونے والی جارحیت کی کھلی مذمت کے باوجود ایک "سکیورٹی ڈیل" کے نام سے انہیں جوڑتا ہے جسے امریکیوں نے "علاقائی سلامتی کے ڈھانچے" کا نام دیا ہے۔ (واشنگٹن پوسٹ)

واشنگٹن پوسٹ کی ICIJ کے تعاون سے شائع ہونے والی تحقیقات، جو اخبار کی ویب سائٹ پر "فائلز سے پتا چلتا ہے کہ غزہ جنگ کے دوران عرب ریاستوں نے اسرائیلی فوج کے ساتھ تعاون بڑھا دیا" کے عنوان سے موجود ہے، نے اس بات کی تصدیق کی کہ ایک عسکری-سکیورٹی تعاون کا ڈھانچہ موجود ہے۔ اس ڈھانچے کی قیادت «سینٹکام» (امریکی مرکزی کمانڈ) کر رہی ہے، اور اس میں قابض صہیونی وجود کے ساتھ چھ عرب ریاستیں (سعودی عرب، مصر، اردن، قطر ، بحرین ، اور امارات) شامل ہیں۔ غزہ جنگ کے دوران، یہ تعاون علاقائی سلامتی کے ڈھانچے کے سائے تلے خفیہ طور پر بڑھایا گیا، اور اس میں مشترکہ منصوبہ بندی، معلومات کا تبادلہ، اور فضائی دفاع میں بڑھتا ہوا ربط شامل تھا۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب ان عرب ریاستوں نے غزہ میں قتل عام کی کھلے عام مذمت کی!

یہاں ہم جو کچھ کریں گے وہ واشنگٹن پوسٹ کی شائع کردہ رپورٹس کا محض دوبارہ بیان نہیں ہے، بلکہ سیاق و سباق اور محرکات کی گہرائی میں جانا، شواہد کی جانچ کرنا، اور یہ

سوال اٹھانا ہے کہ: یہ تعاون کیوں ہوا؟ اور عوام، اسلام اور اخلاقیات کو اس کی کیا قیمت چکانی پڑے گی؟

اخلاقی موقف کا خلاصہ: یہ محض «سیاسی توازن» نہیں ہے؛ یہ قتل و غارت کی مشین کے ساتھ ایک شرمناک ملی بھگت ہے، جس پر اللہ، اُمت اور تاریخ کے سامنے مذمت واجب ہے۔

ریاستیں اور شراکت دار: کن ممالک نے شرکت کی اور کون حاشیے پر رہے؟ دستاویزات واضح طور پر (اسرائیل) اور مندرجہ ذیل عرب ممالک کی شرکت کی نشاندہی کرتی ہیں: سعودی عرب، مصر، اردن، قطر، بحرین، اور متحدہ عرب امارات۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کویت اور عمان کو دستاویزات میں «ممکنہ شراکت دار» کے زمرے میں رکھا گیا تھا۔

ڈھانچہ اور میکانزم: ہم آہنگی کیسے ہوئی؟ بین السطور کامطالعہ

علاقائی سکیورٹی ڈھانچہ (Regional Security Construct)؛ یہ وہ نام ہے جو 2022 سے 2025 کے درمیان امریکی مرکزی کمانڈ (CENTCOM) کی اندرونی پاور پوائنٹ پریزنٹیشنز میں سامنے آیا۔ دستاویزات ظاہر کرتی ہیں کہ یہ پریزنٹیشنز شراکت داروں کے دارالحکومتوں کو تقسیم کی گئیں، اور بعض صورتوں میں (Five Eyes) (امریکہ،برطانیہ، آسٹریلیا، کینیڈا، اور نیوزی لینڈ) کو بھی دی گئیں۔دستاویزات میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ یہ تعاون ایک نیا عوامی اتحاد نہیں ہے، اور ملاقاتیں "رازداری" میں کی جانی چاہیئیں۔

دفاع اور ریڈار انٹیگریشن: اندرونی سلائیڈز میں ذکر ہے کہ "چھ ممالک" امریکی دفاعی نظام کے ذریعے جزوی فضائی تصویر (partial air picture) حاصل کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر ملک اپنے ریڈار یا سینسر سے ڈیٹا بھیجتا ہے،اور اسے ایک مرکزی پلیٹ فارم کے ذریعے دیگر ممالک کے ڈیٹا کے ساتھ ضم کیا جاتا ہے۔ پریزنٹیشنز کے مطابق، بعض ممالک اپنے ذاتی ریڈار بھی شیئر کر رہے ہیں۔ "دو شراکت دار ممالک امریکی فضائیہ کے اسکواڈرن کے ذریعے اپنا ریڈار ڈیٹا شیئر کر رہے ہیں۔" (واشنگٹن پوسٹ)

یہ انضمام "اسرائیل" اور اس کے شراکت داروں کو بغیر کسی سرکاری اعتراف کے ایک وسیع انٹیلی جنس ونڈو فراہم کرتا ہے۔

کس چیز کا تبادلہ کیا جاتا ہے؟

حصہ لینے والے ممالک اپنے ریڈارز اور ابتدائی انتباہی نظام سے ریئل ٹائم ڈیٹا بھیجتے ہیں: فضائی اشیاء کے مقامات، ہوائی جہاز اور ڈرونز کے پرواز کے راستے، میزائل لانچ

کے سگنلز، اور انٹرسیپشن پوائنٹس کے مقامات، نیز اتحادیوں کے درمیان جھڑپوں سے بچنے کے لیے "دوست یا دشمن" کی شناختی معلومات۔ یہ ڈیٹا ایک مرکزی امریکی پلیٹ فارم میں ضم کیا جاتا ہے، جو خطے کی فضائی صورتحال کا جامع نقشہ فراہم کرتا ہے۔

اس کی عسکری اہمیت: یہ تصویر (اسرائیل) اور امریکی کمانڈ کو خلیج سے لے کر مشرقی بحیرہ روم تک پھیلی ہوئی فضائی حدود کو حقیقی وقت میں دیکھنے کے قابل بناتی ہے۔ اس سے کسی بھی ایرانی، یمنی یا فلسطینی نقل و حرکت کو اس کے وقوع پذیر ہونے سے چند منٹ قبل ہی مانیٹر کیا جا سکتا ہے، اور دفاعی نظاموں کو اسے روکنے کے لیے دوبارہ ہدایات دی جا سکتی ہیں۔ یہ اسرائیلی فضائیہ کو عرب فضائی حدود میں براہ راست پتہ لگے بغیر محفوظ طریقے سے منصوبہ بندی اور پرواز کرنے کی زیادہ صلاحیت بھی فراہم کرتا ہے۔

اسٹریٹجک مقصد: واشنگٹن کی نگرانی میں عرب اور اسرائیلی دفاعی نظاموں کو آپس میں جوڑ کر ایک مشترکہ ڈھال بنانا، جس کا مقصد مبینہ "ایرانی خطرے" کا مقابلہ کرنا ہے، اور ساتھ ہی (اسرائیل) کی فضائی برتری کی حفاظت کرنا اور غزہ اور شام میں اس کے آپریشنز کو بغیر کسی سرپرائز کے جاری رکھنے کو یقینی بنانا ہے۔

خطرات: یہ تعاون کچھ عرب ریڈاروں کو قابض فوج کی آنکھ بنا دیتا ہے، جس سے مزاحمت کی نقل و حرکت بے نقاب ہوتی ہے اور فضائی حملوں کو لاجسٹک ڈھال فراہم ہوتی ہے۔ یہ جنگ کو طول دیتا ہے، حصہ لینے والے ممالک کی خودمختاری کو مجروح کرتا ہے، اور ان کے لوگوں کا اپنے سیکورٹی فیصلوں پر اعتماد کو ختم کرتا ہے۔

مشترکہ تربیت اور "ٹنل وارفیئر"" ورکشاپس: پریزنٹیشنز کی بعض سلائیڈز میں، یہ دکھایا گیا ہے کہ تربیت سرنگوں کا پتہ لگانے، انہیں تباہ کرنے، اور زیر زمین راستوں کو محفوظ بنانے پر مرکوز تھی، جو غزہ میں حماس کا استعمال کردہ ایک خاص حربہ تھا۔ 2025 میں دستاویزی میٹنگز میں سے ایک کینٹکی (امریکہ) میں فورٹ کیمبل بیس میں ہوئی ، جس میں شراکت دار ممالک کے نمائندے شامل تھے تاکہ سرنگوں سے نمٹنے کی تربیت حاصل کر سکیں۔

ان مشقوں میں کیا ہوتا ہے؟

ان تربیتی سیشنز میں کیا ہوتا ہے؟ شریک ممالک کے افسران، انجینئرنگ یونٹس اور انٹیلی جنس یونٹس کو و زمین میں گھسنے والے ریڈار، وائبریشن اور ایکوسٹک سینسرز اور کیمروں و ہدایت یافتہ دھماکہ خیز آلات سے لیس چھوٹے روبوٹس کا استعمال کرتے ہوئے سرنگوں کا پتہ لگانے، ان میں گھسنے اور انہیں تباہ کرنے کی تکنیکوں پر تربیت دی جاتی ہے۔ تربیت میں زیر زمین سرنگوں کو بند کرنے اور ان کے دوبارہ استعمال کو

روکنے کے لیے آس پاس کے علاقوں کو محفوظ بنانے کے طریقوں کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔

اس کی عسکری اہمیت: «سرنگوں کی جنگ» حماس اور فلسطینی مزاحمت کی دفاعی حکمت عملیوں میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے اور غزہ میں اسرائیلی فوج کے لیے بارہا ایک بڑی رکاوٹ ثابت ہوئی ہے۔ لہذا، اس تربیت کا مقصد اسرائیلی فوجی مہارت کو براہ راست امریکی نگرانی میں عرب افواج کو منتقل کرنا ہے،اور ایسے یونٹس تیار کرنا ہے جو انتہائی پیچیدہ زیر زمین ماحول میں کام کرنے کے قابل ہوں۔ اس سے فیلڈ انٹیلی جنس تعاون میں اضافہ ہوگا اور آپریشنل کوآرڈینیشن کی تاثیر میں اضافہ ہوگا۔

اسٹریٹجک مقصد: سرنگوں کی جنگوں اور مسلح گروپوں کا مقابلہ کرنے کے لیے (اسرائیلی) جنگی نظریے سے ہم آہنگ عرب صلاحیتیں تیار کرنا ہے، تاکہ ان افواج کو واشنگٹن کی قیادت میں اور (تل ابیب) کے فائدے کے لیے بنائی گئی «علاقائی سلامتی» کے نظام میں ضم کرنے کی راہ ہموار کی جا سکے۔ دوسرے الفاظ میں، یہ تربیت تجربات کے تبادلے سے میدان میں نظریے کی یکجہتی کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔

خطرات: اس قسم کی تربیت، عرب عسکری شعور میں، دشمن کے ساتھ تعلقات کو دوبارہ معمول پر لاتی ہے اور فلسطینیوں کے خون سے حاصل کردہ تجربے کو ایک مشترکہ تعلیمی مواد میں بدل دیتی ہے۔ یہ شریک ممالک کے اخلاقی اور سیاسی موقف کو بھی کمزور کرتا ہے، کیونکہ وہ بالواسطہ طور پر قابض وجود کی صلاحیت کو بہتر بنانے میں حصہ ڈال رہے ہیں تاکہ فلسطینی مزاحمت کے اہم ترین آلات میں سے ایک کو ختم کیا جا سکے۔

انفارمیشن آپریشنز اور شراکت داروں کا بیانیہ:

پریزنٹیشنز میں ایک منصوبہ "انفارمیشن آپریشنز" کو منظم کرنے کے لیے بھی موجودہے، جس کا مقصد ایرانی بیانیے کا مقابلہ کرنا ہے کہ وہ فلسطینی حقوق کا محافظ ہے، اور «علاقائی شراکت داروں» کا پیش کردہ خوشحالی اور تعاون کے بیانیے کو فروغ دینا ہے۔ ایک سلائیڈ میں لفظ بہ لفظ کہا گیا ہے: ے شراکت دار کی جانب سے پیش کردہ علاقائی خوشحالی اور تعاون کے بیانیے کا پرچار کریں (واشنگٹن پوسٹ) یعنی، اس خفیہ انٹیلی جنس اور سیاسی ہم آہنگی کی قانونی حیثیت کو فروغ دینے کے لیے ایک مربوط میڈیا بیانیہ تیار کرنے کی کوشش جاری ہے۔

انفارمیشن آپریشنز اور «شراکت داروں» کا بیانیہ کیا کر رہا ہے؟

پیغامات اور مواد کی ایک منظم مہم تیار کی گئی ہے جس کا مقصد علاقائی اور بین الاقوامی رائے عامہ کو تشکیل دینا ہے، تاکہ (اسرائیل) اور عرب ممالک کے درمیان سکیورٹی تعاون کو جواز فراہم کیا جا سکے اور اسے معمول پر لایا جا سکے۔ طریقوں میں بصری مواد اور منتخب حقائق کی مدد سے تجزیاتی مضامین تیار کرنا، مواد کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کے لیے جعلی اکاؤنٹس (بوٹس) کا استعمال کرنا، اور ایسے "آزاد ماہرین" کے ساتھ انٹرویوز کروانا شامل ہیں جو اس بیانیے کی حمایت کرتے دکھائی دیں۔ نیز، مخصوص عمر، مقام اور دلچسپیوں والے سامعین کو ہدف بنانے کے لیے اشتہاری مہمات بھی چلائی جاتی ہیں۔ مقامی اور علاقائی سوشل میڈیا کا استعمال کیا جاتا ہے، اور مزاحمت یا فلسطینی حقوق کے بیانیے کے متبادل کے طور پر «خوشحالی» اور «تعاون» کے بار بار دہرائے جانے والے پیغامات استعمال کیے جاتے ہیں۔

تبادلہ یا متحرک کیا ہے؟

مرکزی طور پر تیار کردہ پیغامات، اہداف/ہدف بنائے گئے سامعین کی فہرستیں، تیار شدہ میڈیا مواد (مختصر ویڈیوز، انفوگرافکس، رائے کے مضامین)، اور اشتہارات کے ذریعے انہیں ہدف بنانے کے لیے سامعین کا ڈیٹا بیس منتقل کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، انتہائی مؤثر پیغامات کی تشکیل کے لیے رائے عامہ کے موقف کے بارے میں انٹیلی جنس ڈیٹا بھی شیئر کیا جاتا ہے۔ یہ مواد شراکت داروں کے درمیان ایک محفوظ ہم آہنگی پلیٹ فارم کے ذریعے شیئر کیا جاتا ہے۔

اس کی عسکری اور سیاسی اہمیت: معلوماتی آپریشنز عسکری اور سکیورٹی اقدامات کو قانونی حیثیت دینے کے لیے سیاسی اور عوامی ماحول تیار کرتے ہیں۔ میڈیا کے لحاظ سے، وہ بحث کو «استحکام کے بارے میں گفتگو»، «ایران کے خطرات»، اور «علاقائی سلامتی کی ضروریات» کی طرف منتقل کر کے خفیہ تعاون کے موضوع پر مشتمل سکینڈلز کے اثرات کو کم کرتے ہیں۔

سیاسی طور پر، وہ عوامی اور سفارتی احاطہ بناتے ہیں جو حکومتوں پر دباؤ کو کم کرتا ہے اور سیکورٹی کمپاس کے عناصر پر خود مختاری کو مشترکہ مغربی-عرب-(اسرائیلی) نظام کے حوالے کرنے کی قبولیت کو بڑھاتا ہے۔

اسٹریٹجک مقصد: ایک متبادل بیانیہ تیار کرنا جو فلسطینی شہریوں کے مصائب سے توجہ ہٹا کر اسے سلامتی، خوشحالی، اور بیرونی خطرے کی طرف مبذول کرائے؛ اس طرح سیاسی اور عملی طور پر کسی بھی فوجی یا لاجسٹک تعاون کو جائز قرار دیا جا سکے جو (اسرائیل) کی حمایت کرتا ہو یا میدان میں اس کے موقف کو مضبوط کرتا ہو۔ آئندہ برسوں میں، یہ بیانیہ خارجہ پالیسی کی عملیت پسندی اور سکیورٹی فیصلوں کی بنیاد بن جائے گا۔

خطرات اور اخلاقی اثر:

قوموں کو گمراہ کرنا: حقائق کو چھپانا یا انہیں نئے سرے سے تشکیل دینا عوامی مرضی کو مسخ کرتا ہے اور ان کے شعور کو کمزور کرتا ہے۔

مخالف بیانیے کو دبانا: یہ سرگرم کارکنوں کی زندگیوں کو داغدار کر کے یا بدنام کرنے کی حکمت عملیوں کے ذریعے مخالف آوازوں کی نگرانی کر کے فری سول سوسائٹی کو کمزور کرتا ہے،۔

تاریخی حقیقت کو مسخ کرنا: ایک «متبادل حقیقت» تیار کرنا ظالمانہ پالیسیوں کی عمر کو طول دیتا ہے اور احتساب کو روکتا ہے۔

نقصان دہ ٹیکنالوجیز کا استعمال: بوٹس، جعلی اکاؤنٹس، آن لائن ٹرولز، اور ممکنہ طور پر ڈیپ فیکس پر انحصار میڈیا میں عدم اعتماد کو پھیلاتا ہے اور گہرا سماجی پولرائزیشن پیدا کرتا ہے۔

مختصراً: یہاں معلوماتی کارروائیاں، وقتی پروپیگنڈہ مہمات نہیں ہیں، بلکہ ایک سٹریٹجک نظام کا حصہ ہیں جس کا مقصد فوجی اور سیاسی کارروائیوں کو تحفظ فراہم کرنا اور ان کو طول دینا ہے۔ وہ جنگ کو میڈیا کے ذریعے اس طرح جائز بناتے ہیں کہ یہ عوام کے سامنے قابل قبول یا ضروری معلوم ہو، اور یہ سب سے خطرناک کام ہے جو ایک میڈیا مشین سکیورٹی اور بین الاقوامی اداروں کے ساتھ مل کر کر سکتی ہے۔

محفوظ رابطہ پلیٹ فارم اور مشترکہ سائبر مرکز: دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ شراکت دار ممالک کو "امریکہ کے زیر انتظام محفوظ چیٹ سسٹم"سے متعارف کروایا گیا ہے، تاکہ وہ براہ راست امریکی کمانڈ کے ساتھ رابطہ کرسکیں،اور انہیں ایک مشترکہ انٹیلی جنس پلیٹ فارم سے جوڑا جا سکے۔ پریزنٹیشنز کی سلائیڈز کے اندر موجود منصوبوں میں 2026 تک ایک متحدہ علاقائی سائبر مرکز کے قیام کی شرط رکھی گئی ہے، تاکہ وہ سائبر دفاع اور شریک ممالک کے درمیان ہم آہنگی کے کام انجام دے سکے۔

رابطہ پلیٹ فارم اور سائبر مرکز میں کیا ہو رہا ہے؟

شراکت دار ممالک کو امریکی فضائیہ کے زیر انتظام ایک محفوظ پیغام رسانی کے نظام میں شامل کیا گیا ہے، جو عرب اور اسرائیلی آپریشن رومز اور امریکی مرکزی کمانڈ (CENTCOM) کے درمیان ریئل ٹائم رابطہ ممکن بناتا ہے۔ یہ پلیٹ فارم فوری طور پر فیلڈ انٹیلی جنس ڈیٹا کے تبادلے کی سہولت فراہم کرتا ہے: ابتدائی انتباہات، میزائل لانچنگ سائٹس، ڈرون کی سرگرمی، اور دستوں کی نقل و حرکت، یہ سب ایک خفیہ مواصلاتی چینل کے اندر ہے جو مقامی قومی نیٹ ورکس سے نہیں گزرتا۔ اس کے متوازی، ایک

متحدہ علاقائی سائبر مرکز قائم کیا جا رہا ہے، جس کی توقع ہے کہ یہ 2026 تک کام شروع کر دے گا، تاکہ سائبر دفاع کو مربوط کر سکے اور مبینہ "ایرانی" الیکٹرانک حملوں کا مقابلہ کر سکے۔

اس کی عسکری اہمیت: یہ پلیٹ فارم اور مرکز ،خطے میں کمانڈ، کنٹرول، کمیونیکیشن، کمپیوٹرز، اور انٹیلی جنس (C4I) نیٹ ورک کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ روایتی قومی فیصلہ سازی کے ڈھانچے کو نظرانداز کرتے ہوئے عرب اور اسرائیلی کمانڈ مراکز کو براہ راست جوڑتے ہیں، جو سیکنڈوں میں فیصلے کرنے ، روک تھام کرنے یا حملہ کرنے کی رفتار کو ممکن بناتا ہے۔ سائبر مرکز ٹریکنگ اور الیکٹرانک دراندازی میں ڈیٹا کے تجزیہ کے ٹولز اور مصنوعی ذہانت کے آلات کے تبادلے کے لیے ایک ڈھانچہ بھی فراہم کرتا ہے، جو سکیورٹی انضمام کو قومی سطح سے بالاتر لے جاتا ہے۔

اسٹریٹجک مقصد: مشرق وسطیٰ میں دفاعی ڈیجیٹل ڈھانچے کو مستقل امریکی نگرانی میں متحد کرنا، تاکہ عرب عسکری نظام عملی طور پر امریکی-اسرائیلی آپریشنل نیٹ ورک کے ساتھ منسلک ہو جائیں، اور حساس معلومات کا بہاؤ ایک قابل اعتماد نظام کے اندر منظم کیا جائے جو واشنگٹن اور تل ابیب کے نگرانی اور روک تھام کے اہداف کی تکمیل کرے۔

خطرات: یہ منصوبہ سائبر سکیورٹی اور الیکٹرانک کنٹرول کی چابیاں انفرادی ریاستوں کے ہاتھوں سے نکال کر ایک غیر ملکی کمانڈ سینٹر کے حوالے کر دیتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ اہم فیصلے (روک تھام، ہدف بنانا، نگرانی) قومی خودمختاری سے باہر لیے جا سکتے ہیں۔ یہ (اسرائیل) کو عرب مواصلاتی اور مانیٹرنگ ڈھانچوں تک بالواسطہ رسائی بھی فراہم کرتا ہے، جو دفاع کی رازداری کو خطرے میں ڈالتا ہے اور انہیں دوہری نگرانی کے آلات میں بدل دیتا ہے۔ اس طرح، تکنیکی تعاون ڈیجیٹل خودمختاری کے تابع ہونے کی ایک شکل بن جاتا ہے، جو مستقبل میں ایک ناقابل واپسی سیکورٹی انحصار کو مضبوط کرتا ہے۔

ایرانی میزائلوں کا مقابلہ: ریڈار لنکس اور اجتماعی روک تھام: 13–14 اپریل 2024 کو ایران نے (اسرائیل) کی طرف 300 سے زائد ڈرونز اور میزائل داغے۔ پیشہ ورانہ رپورٹس کے مطابق، ان کی غالب اکثریت، ایک مشترکہ دفاعی چھتری کے ذریعے مار گرائی گئی، جس میں امریکہ، برطانیہ، فرانس اور اردن نے حصہ لیا۔

رائٹرز کے تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکی افواج نے حملے کے دوران تقریباً 80 ڈرونز اور 6 میزائل خود تباہ کیے، جو روک تھام کے نیٹ ورک کی قیادت میں امریکی آپریشنل کردار کی گہرائی کو اجاگر کرتا ہے۔ وال سٹریٹ جرنل کی رپورٹس نے وضاحت کی کہ واشنگٹن نے کئی سالوں کے دوران کس طرح ایک کمزور علاقائی اتحاد کو مربوط

کیا، جس نے ابتدائی انتباہات، فضائی راستوں، اور باہم جڑے ہوئے ریڈار ٹریکنگ کے تبادلے کی اجازت دی، جو خطے میں «متفقہ فضائی دفاع» کے ڈھانچے کا عملی امتحان تھا۔ اندرونی طور پر، اردن کو اس کی فضائی حدود کے اوپر «درجنوں» ڈرونز مار گرانے کے بعد عوامی غصے کا سامنا کرنا پڑا، لیکن اس نے اس اقدام کو خودمختاری کے تحفظ اور شہریوں کی حفاظت کے لیے ناگزیر قرار دیا۔

(اسرائیل) کی صلاحیتوں پر اثر: اس علاقائی کور نے «روک تھام کے امکان» کو غیر معمولی سطح تک بڑھا دیا، طویل فاصلے کے حملوں کے اثر کو کم کیا، اور (اسرائیل) کو غزہ میں اپنے آپریشنز جاری رکھنے کے لیے زیادہ وقت اور فیصلہ سازی کی خودمختاری فراہم کی۔

ایران پر حملوں کے لیے فضا ہموار کرنا (سہولت بخش ماحول): اگرچہ عرب دارالحکومتوں نے واضح طور پر «جارحانہ پرواز کی اجازت» کا اعلان نہیں کیا، لیکن عرب ممالک کی شرکت سے بنے نگرانی، انتباہ/روک تھام کے نیٹ ورک، اور امریکی اڈوں سے حاصل ہونے والی حمایت نے (اسرائیل) کی جانب سے، ایران اور اس کے اتحادیوں کے خلاف، آپریشنز کے لیے ایک سہولت بخش ماحول فراہم کیا (ابتدائی انتباہ، تصادم سے بچنے کے راستے، ہوا میں ایندھن کی فراہمی، اور فضائی صورتحال کی تصاویر کا اشتراک)۔ وال اسٹریٹ جرنل کی رپورٹس نے اس انجینئرنگ کو اپریل کے حملے کو روکنے اور وسیع علاقائی بگاڑ کو روکنے کے لیے ایک سنگ بنیاد قرار دیا۔ واشنگٹن پوسٹ/ICIJ کی دستاویزات خود مشترکہ جزوی فضائی تصویر کی موجودگی کی تصدیق کرتی ہیں، جسے شراکت داروں کے ریڈاروں سے فیڈ کیجاتاہے، اور امریکی زیر انتظام محفوظ چیٹ پلیٹ فارم موجود ہیں، جو فوری ہم آہنگی کی اجازت دیتے ہیں ۔

حاصل نتیجہ: اسرائیلی فضائیہ کے لیے معلوماتی آپریشنل میدان کھولنے سے ایران کے ساتھ کسی بھی براہ راست تصادم کے خطرات اور اخراجات میں کمی آئی اور غزہ میں جنگ کی رفتار کو برقرار رکھنے کے لیے ادارے کی صلاحیت کو مستحکم کیا

حوثی ڈرونز اور میزائلوں کا پتہ لگانا اور روک تھام:

2023 کے آخر سے، حوثیوں نے بحیرہ احمر اور باب المندب میں (اسرائیل) سے منسلک یا اس کی حمایت کرنے والی شپنگ کے خلاف ایک شدید مہم شروع کر رکھی ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی رپورٹ کے مطابق، امریکہ اور مغربی شراکت داروں نے روک تھام کے آپریشنز اور پیشگی حملوں کی قیادت کی ہے، جس میں عرب ممالک بھی سمندری سلامتی کے عمومی ڈھانچے میں سیاسی اور لاجسٹک طور پر شامل ہیں

یو ایس سینٹ کام کے ڈیٹا سے پتہ چلتا ہے کہ مسلسل ڈرون روکے گئے—جیسے 23 مارچ 2024 کا بیان، جس میں بحیرۂ احمر کے اوپر چھ ڈرون مار گرائے گئے۔ یہ آپریشنز حوثیوں کی (اسرائیل) پر براہ راست حملے کرنے کی صلاحیت کو کم کرتے ہیں اور اس کی سمندری سپلائی لائنوں کو نسبتاً محفوظ بناتے ہیں۔

اثر: حوثیوں کے خطرے کے ایک اہم حصے کو بے اثر کرنے سے یہودی ادارے کے لیے تجارت اور توانائی کے بہاؤ کی کم سے کم سطح کو محفوظ کیا گیا ہے، اگرچہ واشنگٹن پوسٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق ایلات بندرگاہ کی سرگرمی میں تقریباً 90% کمی آئی۔

(اسرائیل) کو خوراک اور خام مال کی فراہمی کے لیے «خشکی کا پل»: بحیرہ احمر کے خطرات میں اضافے کے ساتھ، خلیج سے (اسرائیل) تک ایک خاموش زمینی گزرگاہ فعال کی گئی، جو متحدہ عرب امارات سے سعودی عرب، اردن، (کنگ حسین برج) سے ہوتی ہوئی حیفا/اشدود تک جاتی ہے

متعدد پیشہ ورانہ رپورٹس جو ٹائمز آف اسرائیل، بلومبرگ، وی او اے، دی نیو عرب اور مڈل ایسٹ مانیٹر کی جانب سے شائع ہوئی، اور جن میں 14 فروری 2024 کی ایک تحقیقاتی رپورٹ بعنوان "حوثی بائی پاس: خاموشی سے، مال سعودی عرب اور اردن کے ذریعے اسرائیل تک پہنچ رہا ہے" شامل ہے ،نے 2024 کے شروع سے اس زمینی راستے کی ترقی کو دستاویزی شکل دی ہے۔ لاجسٹک کمپنیوں جیسے کہ ٹرکنیٹ نے کچھ حساس سامان، تازہ پیداوار، صنعتی اشیاء اور نازک سامان کے لیے جبل علی سے حیفہ تک ٹرانزٹ کا وقت چار دن تک کم کرنے میں کردار ادا کیا ہے۔

واشنگٹن انسٹی ٹیوٹ فار نیئر ایسٹ اسٹڈیز نے 21 اپریل 2025 کو ایک مضمون میں، بعنوان "کیا حوثی خطرہ امریکی فوجی لاجسٹکس کے لیے چیک میٹ ہے؟"، واضح طور پر ذکر کیا کہ "ایک اور آپشن UAE-'اسرائیل' کا زمینی کوریڈور ہے، جو ایک تجارتی راستہ ہے جو 'اسرائیل' کے حیفہ پورٹ سے شروع ہو کر اردن، سعودی عرب، بحرین، اور متحدہ عرب امارات کے ذریعے چلتا ہے، اور پورے بحیرۂ احمر کو نظر انداز کرتے ہوئے فارس خلیج تک پہنچتا ہے۔"

اثر: اس «خشکی کا متبادل» نے (اسرائیل) کے اندر خوراک اور تجارتی ذخائر کو بحیرہ احمر کی رکاوٹ کے مقابلے میں معمول کے قریب حالت میں رکھا، اور حکومت اور معیشت پر اندرونی دباؤ کو کم کرنے میں حصہ ڈالا، اور یوں جنگ جاری رکھنے کی صلاحیت کو طول دیا۔

تنازعات کے انتظام میں امریکی اڈوں کا کردار (فارورڈ آپریٹنگ بیس): قطر میں العدید (سینٹکام کا ایک فارورڈ ہیڈ کوارٹر)، امارات میں الظفرہ، اردن میں موفق السلطی اور دیگر اڈوں کا ایک نظام موجود ہے جو ISR (انٹیلی جنس، نگرانی، اور جاسوسی)،

لڑاکا/روک تھام والے طیاروں، ہوا میں ایندھن کی فراہمی، اور پیٹریاٹ/ایجیس بحری نظاموں کو جوڑتا ہے۔ یہ علاقائی فضائی دفاعی آپریشنز کے لیے کمانڈ اور کنٹرول کی ریڑھ کی ہڈی فراہم کرتا ہے۔ رائٹرز، برطانوی پارلیمانی رپورٹس، اور سرکاری امریکی ایجنسیاں خاص طور پر اپریل 2024 کے حملے کو روکنے میں اس کردار کی تصدیق کرتی ہیں۔

نتیجہ: اس بنیادی نیٹ ورک کے بغیر، اپریل 2024 میں دیکھی گئی روک تھام کی سطح حاصل کرنا یا حوثیوں کے پلیٹ فارمز کے خلاف بحری-فضائی حملوں کا انتظام کرنا ناممکن ہوتا۔ یہ وہ کشش ثقل کا مرکز ہے جو امریکی کمانڈ کے سائے تلے عرب-اسرائیلی تعاون کو آسان بناتا ہے۔

انٹیلی جنس-تربیتی انضمام: سرنگیں، محفوظ بات چیت، اور «شراکت داروں کا بیانیہ»: واشنگٹن پوسٹ/ICIJ کی دستاویزات سرنگوں کی جنگ پر ورکشاپس اور تربیت کا پتہ دیتی ہیں، جس میں فورٹ کیمبل میں ہونے والی ملاقاتیں، اور عرب ممالک کو امریکی افواج کے زیر انتظام محفوظ چیٹ پلیٹ فارمز سے جوڑنا، نیز «خوشحالی اور تعاون کے بارے میں شراکت داروں کے بیانیے» کو فروغ دینے اور ایران کے بیانیے کا مقابلہ کرنے کے لیے «معلوماتی آپریشنز» کے منصوبے شامل ہیں۔

تجزیے کا خلاصہ: ہم اوور لیپنگ تعاون کے ایک سلسلے کا مشاہدہ کر رہے ہیں: نگرانی، ابتدائی انتباہ، مداخلت، زمینی اور خوراک کی رسد، معلوماتی جنگ، اور حکمت عملی کی تربیت، یہ سب سیاسی قیمت کے باوجود جنگ جاری رکھنے کی اسرائیل کی صلاحیت کو طول دینے میں معاون ہیں۔

«حمایت کے حجم» اور اس کے اثر کا تخمینہ (فوری عددی خلاصہ): 13–14 اپریل 2024 کو ایران کے 300 سے زائد ڈرون/میزائل داغے گئے۔ رائٹرز کے مطابق، اکثریت کو اردن کی شرکت کے ساتھ ایک مربوط امریکی-اسرائیل-مغربی آپریشن میں روکا گیا تھا۔ رائٹرز کے مطابق، ابتدائی اندازے کے مطابق، تقریباً 80 ڈرونز اور 6 میزائلوں کو صرف امریکی افواج نے ہی مار گرایا۔ حوثیوں کی وجہ سے ایلات بندرگاہ کی سرگرمیوں میں 90 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ تاہم، "زمینی پل" نے UAE، سعودی عرب اور اردن کے راستے خراب ہونے والے سامان، خوراک اور خام مال کی فراہمی میں سہولت فراہم کی۔

ریڈار ربط/محفوظ بات چیت/سرنگوں کی تربیت: واشنگٹن پوسٹ کی لیک ہونے والی سلائیڈز میں غیر مبہم طور پر دستاویزی شکل میں موجود ہے۔ قتل عام، نسلی تطہیر اور نسل کشی کے دوران قابض فوج کے ساتھ خفیہ ہم آہنگی، خواہ وہ اس کے مخالفین کے میزائلوں کو روکنے کے ذریعے ہو یا عرب سرزمین کے ذریعے اس کی خوراک اور مواد کو محفوظ بنانے کے ذریعے، غزہ کے خون سے کھلی غداری ہے، اور عرب صلاحیت کو مقتول کی حفاظت کے بجائے جلاد کی حفاظت کے لیے استعمال کرنا ہے۔ ان اداروں کو

جوابدہ ٹھہرانا، ان نیٹ ورکس کو بے نقاب کرنا اور ان ملنساری نیٹ ورکس کو ختم کرنا ایک شرعی اور اخلاقی فریضہ ہے جو امت اسلامیہ پر ان حکومتوں کو ختم کرنے کے ذریعے فرض ہے جو غلامی اور خیانت میں ڈوبی ہوئی ہیں۔

۔غزہ جنگ میں تعاون کا حجم اور اس کا اثر، نظریے سے نفاذ تک:

اگرچہ سعودی عرب، مصر اور اردن وغیرہ میڈیا میں اسرائیلی مہم کی کھلے عام مذمت کر رہے تھے، لیکن پس پردہ ایک وسیع فوجی انٹیلی جنس سرگرمی جاری تھی۔ دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ 2022 اور 2024 کے درمیان کئی ممالک مشترکہ فضائی دفاعی نظام سے منسلک تھے، جو انہیں عملی طور پر ریڈار اور الیکٹرانک ڈیٹا کو شیئر کرنے کے قابل بناتا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ کے مطابق، 'اسرائیل' اور عرب دارالحکومتوں کے ساتھ ریڈار تعاون نے فریقین کو زیادہ جامع "فضائی تصویر" دیکھنے کے قابل بنایا، جو ایک بہت بڑا انٹیلی جنس فائدہ ہے۔

کمزوری کو بے نقاب کرنے والا واقعہ: دوحہ پر حملہ (9 ستمبر 2025)

اس دفاعی ربط کے باوجود، یہ نظام قطر کو (اسرائیلی) فضائی حملے سے بچانے میں ناکام رہا، جس میں (تل ابیب) نے دوحہ میں حماس کے رہنماؤں کو نشانہ بنانے کا اعلان کیا تھا۔ دستاویزات اور اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ امریکی نظاموں نے اس حملے کا پہلے سے پتہ نہیں لگایا تھا، حالانکہ وہ اس کے ریڈار اور ہوائی جہاز کی نگرانی کر رہے تھے۔ بعد میں، نیتن یاہو نے قطر سے معافی مانگی، اور امریکی دباؤ کے بعد اعلان کیا کہ "حملہ دہرایا نہیں جائے گا"۔ غالب امکان یہ ہے کہ انٹیلی جنس تعاون نے معلومات کے تبادلے سے قطر کو مستثنیٰ رکھا، تاکہ نیتن یاہو کو قطر میں حماس کے رہنماؤں کو ایک ہی دفعہ میں ختم کرنے کی فتح کی تصویر پیش کی جا سکے، جو ایک مشترکہ (اسرائیلی)-امریکی ہدف ہے۔

جنگ بندی اور غزہ کی نگرانی کی فورسز کے تناظر میں:

جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کے مذاکرات کے دوران، یہ اعلان کیا گیا کہ 200 امریکی فوجی نگرانی کے فریم ورک کے تحت (اسرائیل) بھیجے جائیں گے، اور صحافتی دستاویزات کے مطابق، «سکیورٹی تعاون میں حصہ لینے والے بعض عرب ممالک» بھی اس کردار میں شامل ہو سکتے ہیں۔واشنگٹن پوسٹ کے مطابق بعض عرب ممالک نے غزہ میں ایک سکیورٹی میکانزم کے تصور کی حمایت کا اظہار کیا ہے، اگرچہ اپنی فوج کی عملی شرکت کا اعلان نہیں کیا۔

خطرات اور داؤ کے درمیان اسٹریٹجک محرکات کا تجزیہ :

مرکزی ہدف: ایرانی اثر و رسوخ کا مقابلہ:

تمام دستاویزات ایران اور اس کے "محور مزاحمت" کو اس شراکت داری کا بنیادی دشمن قرار دیتی ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے، اس داستان کو حقیقی تعاون اور شراکت

داری کو چھپانے کے لیے چنا گیا تھا، جو کہ تابعداری اور خیانت پر مبنی ہے۔ اس کا مقصد عوام کو ایک بیانیہ فراہم کرنا ہے جو دھوکہ دہی کی شدت کو کم کرتا ہے۔ کچھ دستاویزات متعصبانہ اور اس سے منسلک شعبوں کو "برائی کے محور" کے طور پر بیان کرتی ہیں، ایک ایسا اظہار جو ہدایت یافتہ نظریاتی اتحاد کی نشاندہی کرتا ہے۔ عراق، شام اور یمن میں ایرانی میزائلوں، ڈرونز اور ملیشیاؤں کا خوف اس ڈھانچے کے محرکات ہیں

بھیس بدل کر سیاسی نارملائزیشن:

(اسرائیل) اور امارات و بحرین کے درمیان ہونے والے «ابراہیمی معاہدوں» کے بعد سے، ایک امریکی خواہش تھی کہ سیاسی نارملائزیشن کو ایک مشترکہ فوجی ڈھانچے میں ڈھالا جائے۔ جنرل کینتھ میکینزی نے کانگریس کے سامنے ذکر کیا کہ یہ تعاون "ابراہیمی معاہدوں کی بنیاد پر" بنایا جا رہا ہے۔ دوسرے الفاظ میں، ان عرب ریاستوں اور صہیونی وجود کے درمیان خفیہ تعاون کا مقصد یہ تھا کہ نارملائزیشن کے عمل کو ایک عسکری اور سکیورٹی جہت دی جائے، جو صرف سفارتی اور تجارتی تعلقات تک محدود نہ رہے۔

اندرونی قانونی حیثیت کھونے کا خطرہ:

ہر عرب حکومت ایک خطرناک دوراہے کا سامنا کر رہی ہے: اگر یہ شراکتیں بے نقاب ہوئیں، تو وہ عوامی میدان میں ناکام ہو جائیں گی، خاص طور پر ان ممالک میں جہاں فلسطینی مسئلے کے حوالے سے شدید حساسیت پائی جاتی ہے۔ اسی لیے دستاویزات نے ملاقاتوں میں "تصویر کشی یا میڈیا کی رسائی کی اجازت نہیں" کی شرط شامل کرنے پر زور دیا۔ واشنگٹن پوسٹ کے مطابق انگریزی میں «MUST NOT DO»لکھا گیا ہے۔

"بھیس بدل کر سیاسی نارملائزیشن" میں کیا ہو رہا ہے؟

«ابراہیمی معاہدوں» (2020) کے بعد، (اسرائیل) اور بعض عرب ممالک کے درمیان سفارتی اور تجارتی تعلقات عوامی سطح سے کہیں آگےبڑھ کر سکیورٹی ہم آہنگی کے لیے ایک لانچ پیڈ بن گئے؛ یہ ایک چھپی ہوئی نارملائزیشن ہے کیونکہ یہ صرف اقتصادی یا سیاحتی گزرگاہوں تک محدود نہیں، بلکہ ان معاہدوں کی بنیاد پر ایک سکیورٹی-عسکری نیٹ ورک بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ جنرل کینتھ «فرینک» میکینزی نے کانگریس کے سامنے اپنی گواہی میں اشارہ کیا کہ علاقائی کوششیں «ابراہیمی معاہدوں کی بنیاد پر» بن رہی ہیں، ایک جملہ جو نارملائزیشن کے عمل کو ایک سکیورٹی پلیٹ فارم میں تبدیل کرنے کی عکاسی کرتا ہے جسے مشترکہ انٹیلی جنس اور فوجی تعلقات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

متوقع ردعمل اور فوری سوالات: تجزیہ کاروں کی طرف سے: ایمل حوکائم اور بگاڑ کے خدشات:

IISS کے ایمل حوکائم کہتے ہیں: خفیہ کام ممالک کے درمیان فوجی تعلقات کو تقویت دے سکتا ہے، لیکن ساتھ ہی حقیقی تناؤ کو چھپاتا ہے اور سیاسی بنیادوں میں ابہام کو گہرا کرتا

ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ دوحہ کے واقعے کے بعد، "باہمی اعتماد بے نقاب ہو گیا"، اور یہ آئندہ برسوں میں امریکی ہم آہنگی کی صلاحیتوں کو پیچیدہ بنا سکتا ہے۔

وہ کھلے سوالات جن کا جواب تحقیقات نے نہیں دیا:

کیا (اسرائیل) اور اس ڈھانچے میں شریک عرب ممالک کے درمیان اسلحہ کے معاہدے موجود ہیں؟ ان ممالک کے اندر کون سے مقامی ثالثوں نے مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کیے یا ریڈاروں اور نظاموں تک رسائی کی اجازت دی؟

کیا ان ممالک کے فوجی اہلکاروں نے میدان میں یا غزہ میں حقیقی کارروائیوں میں حصہ لیا؟

کیا کسی اہلکار کا محاسبہ کیا گیا یا پارلیمنٹ یا نگران اداروں کے سامنے رپورٹ کیا گیا؟

کیا یہ ایک نئی شکل کا «براہ راست قبضہ» ہے؟ ایک مختصر قانونی-اسٹریٹجک جائزہ:

قبضہ کے قانون کی تنگ قانونی تعریف کے مطابق ، ہیگ قواعد 1907آرٹیکل 42 اور چوتھا جنیوا کنونشن، قبضے سے مراد کسی غیر ملکی ریاست کی طرف سے کسی علاقے پر جس پر اس کی خودمختاری نہیں ہے، ایک ایسی مؤثر اتھارٹی کا پھیلاؤ ہے جو منظور شدہ نہیں ہے، تاکہ یہ اتھارٹی زمین پر استعمال کی جا سکے اور اسے شہری اور سکیورٹی لحاظ سے نافذ اور منظم کیا جا سکے (اس قسم کے قبضے کو «مؤثر کنٹرول» کہا جاتا ہے)

اس کے لیے عام طور پر ایک مادی موجودگی کی ضرورت ہوتی ہے جو غیر ملکی حکمران کو علاقے اور آبادی پر اپنے فیصلوں کو نافذ کرنے کی اجازت دے۔ یہ ایک معیار ہے جو ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے ادب میں "مؤثر کنٹرول" ٹیسٹ پر مبنی ہے۔ اس لیے، امریکی اڈوں کی میزبانی یا کمانڈ اور کنٹرول نیٹ ورکس میں شرکت، جب تک کہ علاقے پر مؤثر کنٹرول اور اس کا شہری انتظام حاصل نہ ہو، خود سے «جنگی قبضہ» قائم کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ لیکن لیک ہونے والی دستاویزات امریکی زیر انتظام کمانڈ اور کنٹرول نیٹ ورکس کے بارے میں جو کچھ بے نقاب کرتی ہیں (واشنگٹن کے زیر انتظام محفوظ چیٹ پلیٹ فارم، عرب ریڈاروں سے ضم شدہ «علاقائی فضائی تصویر»، زیر تعمیر علاقائی سائبر مرکز، تنازعہ کو منظم کرنے اور اندرون ملک مارکیٹنگ کے لیے رسمی بیانیے کی تشکیل، اور اس «تعاون» کے دیگر اجزاء اور شکلیں)، قومی اور میڈیا چینلز سے گریز کرتے ہوئے امریکی کمروں کے ذریعے فوری آپریشنل فیصلہ سازی کے ساتھ میٹنگز کی خفیہ نوعیت، عملی طور پر «سکیورٹی خودمختاری کے شعبے پر فعال ڈیجیٹل قبضے» کی تصویر کے بہت قریب ہے۔ یعنی، سکیورٹی، فیصلہ سازی اور معلومات کے افعال کو چھین کر سرحدوں سے باہر منتقل کرنا، تاکہ خطرے کی تعریف، ترجیحات کی ترتیب اور روک تھام/حملے کی کارروائی امریکی آپریشن مراکز کے دل سے کی جا سکے، جبکہ اسرائیل کو اس نظام کے اندر

«فارورڈ بیس» کا خصوصی حق حاصل ہو۔ یہ ایک ایسا غلبے کا طریقہ ہے جسے ادبیات میں «دعوت پر سلطنت» (Empire by Invitation) کہا گیا ہے۔

دعوت پر سلطنت (Empire by Invitation):

سیاسی فکر اور بین الاقوامی تعلقات میں یہ ایک اصطلاح ہےجو غلبے کے ایک ایسے نمونے کی طرف اشارہ کرتی ہے جہاں سپر پاور اپنا کنٹرول دوسرے ممالک پر ان کی اپنی «درخواست» یا «رضاکارانہ دعوت» پر استعمال کرتا ہے، یہ درخواست ان ممالک کے سرکاری اداروں کی طرف سے ہوتی ہے، نہ کہ عوام کی طرف سے۔ یعنی، یہ فوجی حملے کے ذریعے نہیں ہوتا، بلکہ رضاکارانہ طور پر تحفظ یا سکیورٹی شراکت کو قبول کرنے سے ہوتا ہے، جو عملی طور پر محکومیت میں بدل جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں: ماتحت ممالک رضاکارانہ طور پر اپنی خودمختاری، امن کے احساس یا اقتصادی فوائد کے بدلے میں سونپ دیتے ہیں، اور براہ راست قبضے کے بغیر غالب ریاست کے زیرِ انتظام آ جاتے ہیں۔

تجزیے کا نتیجہ:

قانونی طور پر، براہ راست علاقائی کنٹرول کے عنصر کی عدم موجودگی کی وجہ سے، ہم کلاسیکی جنگی قبضے کا سامنا نہیں کر رہے ہیں؛ لیکن اسٹریٹجک/سیاسی طور پر، ہمیں فیصلے اور معلوماتی کنٹرول کے شعبوں پر «فعال قبضے» کا سامنا ہے، جو خودمختاری کے میدان میں محکومیت پیدا کرتا ہے اور اسرائیل کو ، نیٹ ورک کے اندر ایک عملی ایجنٹ کے طور پر، مسلسل فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ پیٹرن کنٹرول ٹیسٹ کو زمین سے فیصلہ سازی کے بنیادی ڈھانچے (C2/C4I) تک وسیع کرتا ہے، جس سے براہ راست شہری انتظام کے بغیر بیرونی کنٹرول کی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے عوامی اور اخلاقی طور پر گولہ بارود کے بغیر استعمار کہا جاتا ہے: یعنی باہر سے فیصلوں کا انتظام، اور واشنگٹن سے منظم ہونے والے اور تل ابیب کی خدمت کرنے والے مواصلاتی ڈھانچوں، ریڈاروں، اور ایک بیانیے کی بدولت جنگ کی عمر کو طول دینا۔

«فعال کنٹرول» کے عملی اشارے (دستیاب شواہد کے مطابق):

1. ایک محفوظ چیٹ پلیٹ فارم جو امریکہ چلاتا ہے اور عرب اور اسرائیلی آپریشن رومز کو جوڑتا ہے (فوری فیصلے کے راستے کو ایک غیر ملکی مرکز کی طرف منتقل کرنا)۔
2. قومی ریڈاروں کا «علاقائی فضائی تصویر» میں انضمام جو مرکزی طور پر منظم اور تقسیم کی جاتی ہے۔
3. ایک علاقائی سائبر مرکز جو الیکٹرانک دفاع اور معلومات کو مربوط کرتا ہے۔
4. عوامی احتساب سے ڈھانچے کو بچانے کے لیے رازداری کی شرط اور میڈیا کی دستاویزی فلم سازی پر پابندی۔

یہ عناصر اجتماعی طور پر سکیورٹی خودمختاری کے افعال پر مکمل بیرونی قبضے کو ظاہر کرتے ہیں، جو قومی فیصلے کی حقیقی آزادی کو کمزور کرتا ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کے حق میں ایک جرم:

جب کچھ حکامتیں کھلے عام غزہ میں (اسرائیل) کی جنگ کی مذمت کرتی ہیں، اور پھر پس پردہ اس کے لیے آسمان اور راستے کھول دیتی ہیں، تو یہ محض موقف میں ہچکچاہٹ نہیں ہے، یہ ہر اس شخص کے ساتھ منظم غداری ہے جو قطری گلیوں یا یمنی شہروں میں رات کو بمباری پر غصے میں تھا۔ ریڈاروں کی چابیاں تھامے رکھنا جبکہ انگلی سے بمباری کی مشین کی طرف اشارہ کرنا ایک معکوس رسوائی ہےاور عوام کے دشمن کو خفیہ الفاظ اور خون سے مدد فراہم کرنا ہے۔

خاتمہ: احتساب اور جھٹکوں کا وقت:

یہ انکشاف، اس کے سکیورٹی اور عسکری مضمرات سے قطع نظر، بنیادی طور پر احتساب کا لمحہ ہے۔ صرف دستاویزات کو پڑھنا اہم نہیں، بلکہ انہیں ایک جامع عوامی اور سیاسی تبدیلی کی تحریک میں ڈھالنا ضروری ہے اور انہیں دارالحکومتوں اور عوام کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے

یہ بھی ضروری ہے کہ مکمل فائلیں شائع کی جائیں، متعلقہ عرب ممالک میں تحقیقاتی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں، اور ان حکمرانوں اور قیادتوں کا محاسبہ کیا جائے جنہوں نے پس پردہ اس تعاون کو آسان بنایا، جن میں دفاع، سکیورٹی یا انٹیلی جنس کے وزراء شامل ہیں، جو اعلیٰ قیادت اور فوج کی ملی بھگت کے بغیر اس حجم کا کام نہیں کر سکتے تھے۔

(منتخب ذرائع) –

واشنگٹن پوسٹ + ICIJ: غزہ جنگ کے دوران عرب-اسرائیلی فوجی-سکیورٹی تعاون میں توسیع، Regional Security Construct کا فریم ورک۔

WSJ: امریکہ نے کس طرح ایران کے اسرائیل پر حملے کو روکنے کے لیےایک علاقائی اتحاد بنایا (انتباہ، ہم آہنگی اور روک تھام کی تفصیلات)۔

رائٹرز/گارڈین/اٹلانٹک کونسل: روک تھام کے اعداد و شمار، اردن کا کردار، اور اندرونی مضمرات۔

سینٹکام (سرکاری بیانات): اسرائیل کے دفاع اور بحیرہ احمر کی روک تھام کی تازہ ترین صورتحال۔

«خشکی کا پل» راستہ: Times of Israel، Bloomberg، VOA، The New Arab، MEMO — اماراتی-سعودی-اردنی ربط کو اسرائیل کی بندرگاہوں تک کور کرتے ہیں، اور تازہ سامان پر اس کا اثر ایسٹ مانیٹر، دی ٹائمز آف اسرائیل، بلومبرگ۔